

# مان باپ کوستانا حرام ہے

27-December-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا  
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوَةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوَةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

نَوِيْتُ سُنَّتِ الْعِتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیت کی)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آپ زَمَ زَمِ یاد م کیا ہو اپنی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، اَلْبَتَّہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ کریم کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکر اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھانی یا سو سکتا ہے)

## دُرود پاک کی فضیلت

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ مہبوت، نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّاهُ اَنْ يَلْقٰى اللّٰهَ عَدَا رَاضِيًا، فَلْيُكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلٰى

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے

چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔<sup>(۱)</sup>

مَدَنی پھول: جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

## بیانِ سُننے کی نیتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیانِ سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوْبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## والدین کی اطاعت و فرمانبرداری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ ماں باپ اللہ کریم کی بڑی نعمت ہیں، والدین انسان کی زندگی کا بہت بڑا سہارا ہوتے ہیں، یہی وہ ہستیاں ہیں جو ہر دکھ تکلیف، مصیبت، پریشانی اور غم میں انسان کے ساتھ ہوتے ہیں، اللہ پاک نے والدین کو بڑا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے، والدین کے مقام و مرتبہ اور عزت و عظمت کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ قرآن پاک میں اللہ پاک نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 23 تا 25 میں فرمانِ باری ہے:

1... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٌ وَلَا تُتَهَمَرُ هُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۖ (۲۳) وَاحْضِلْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۖ (۲۴) رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۖ إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ۝ (۲۵) (پ ۱۵، بنی اسرائیل، ۲۳ تا ۲۵)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا، تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اگر تم لائق ہوئے تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشے والا ہے۔

بیان کردہ آیات مبارکہ کے تحت حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب والدین پر ضغف (کمزوری) کا غلبہ ہو، اعضاء میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناٹواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرائی (بوجھ) ہے۔ نہ انہیں جھڑکنانہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ ادب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اس طرح کلام کر جیسے غلام و خادم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نرمی و تواضع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے

پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ (بخل) نہ کر۔ مُدَّعَا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ الہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرَض کرے کہ یارب! میری خدمت میں ان کے احسان کی جزا (بدلہ) نہیں ہو سکتی تُو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔

پارہ 1 سورة البقرة کی آیت نمبر 83 میں ربِّ کریم کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ تَرَجِعُوا كُنُوزَ الْعُوفَانِ: اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى وَبِالْوَالِدَيْنِ سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں اِحْسَانًا (پ 1، البقرة: 83) باپ کے ساتھ بھلائی کرو

اس آیت کریمہ کے تحت حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے، والدین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں تکلیف ہو، اپنے بدن و مال سے ان کی خدمت میں انکار نہ کرے، جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے، اگر والدین اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے کیونکہ ان کی خدمت نفل سے افضل ہے۔ البتہ فرائض و واجبات والدین کے حکم سے نہیں چھوڑے جاسکتے، والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو احادیث سے ثابت ہیں وہ یہ ہیں کہ دل کی گہرائی سے ان کے ساتھ محبت رکھے، ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے، ان کو راضی کرنے کی کوشش کرتا رہے، اپنے بہترین مال کو ان سے نہ بچائے، ان کے

مرنے کے بعد ان کی وصیتیں پوری کرے، ان کے لئے فاتحہ، صدقات، تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثواب کرے، اللہ پاک سے ان کی مغفرت کی دعا کرے، ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے۔ والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کی عادت میں مبتلا ہوں یا کسی بد مذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو نرمی کے ساتھ صحیح عقیدے کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔

(خزانة العرفان، ص ۲۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ سے والدین کی عزت و عظمت اور ان کے مقام و مرتبے کا اندازہ ہوتا ہے، لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والدین کی قدر کریں، اُن کے احسانات کو یاد رکھیں، اُن کی خلافِ مزاج باتوں سے دُرُگزر کریں، اُن کا ہر طرح سے خیال رکھیں، اُن سے ابّھّا سلوک کریں، اُن کی جائز ضروریات پوری کریں، اُن کا ہر جائز حکم بجالائیں، بالخصوص جب والدین بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھ چکے ہوں کیونکہ ایسے وقت میں انہیں اولاد کی ہمدردی کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے کہ بُڑھاپے میں اُن کے اعضاء جواب دے جاتے ہیں، بدن بیماریوں میں جکڑ جاتا ہے اور اپنے بھی پرائے ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کا بُڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اوقات والدین بُڑھاپے میں مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے عموماً اولاد بیزار ہو جاتی ہے مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازمی ہے۔ لہذا بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑچڑاپن آجائے، بلاوجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور اُن کی تعظیم بجالانا ضروری ہے۔ جی ہاں! یہی مقام امتحان ہے، ماں باپ سے بد تمیزی کرنا اور اُن کو جھانڈنا وغیرہ تو دُور کی بات ہے اُن کے آگے ”اُف“ تک نہیں کرنا چاہئے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہاں کی تباہی مُقَدَّر بن سکتی ہے کہ والدین کا دل**



دُکھانے والا اس دُنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا ہے اور آخرت کے عذاب کا بھی حق دار ہوتا ہے۔

## خلافِ شرع امور میں اطاعت نہیں

ہاں! اگر ماں باپ کسی خلافِ شرع بات کا حکم دیں مثلاً داڑھی منڈوا دو وغیرہ تو اس صورت میں شریعت نے اُن کا حکم ماننے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ربِّ کریم کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا جائز نہیں، چنانچہ

پارہ 20 سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر 8 میں خُداے رَحْمٰن کا فرمانِ ہدایت نشان ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ  
جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ  
فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ  
بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ (پ: ۲۰، العنکبوت: ۸)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور ہم نے (ہر) انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی اور (اے بندے!) اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو تُو ان کی بات نہ مان، میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں تمہیں تمہارے اعمال بتا دوں گا۔

اس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیت (حضرت سَیِّدُنَا) سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حق میں نازل ہوئی۔ ان کی ماں حَصَنہ بنتِ ابی سفیان بن اُمیہ بن عبد شمس تھی۔ حضرت (سَیِّدُنَا) سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اسلام لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ نے کہا: تو نے یہ کیا نیا کام کیا؟ خدا کی قسم! اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں، نہ پیوں، یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے۔ پھر اس بڑھیا نے فاتح

کیا، ایک روز نہ کھایا، نہ پیا، نہ سایہ میں بیٹھی، اس سے کمزور ہو گئی، پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی، تب حضرت (سیدنا) سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ان کے پاس آئے اور کہا: اے ماں! اگر تیری سو (100) جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں! تو چاہے کھا چاہے مت کھا، جب وہ حضرت (سیدنا) سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی طرف سے مایوس ہو گئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی، اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے۔ (بخاری، العرفان، ص ۳۵، طحطا)

## اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہم تنازع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہر گز ایسا نہ ہو کہ ماں کی محبت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔ اولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہر گز جائز نہیں، وہ دونوں اُس کی جنت اور دوزخ ہیں، جسے ایذا (تکلیف) دے گا جہنم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ (اللہ پاک کی پناہ) مَعْصِيَّتِ خَالِقِ (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) میں کسی کی اطاعت (یعنی فرماں برداری جائز) نہیں، مثلاً ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہر گز اس معاملے میں ماں کی بات نہ مانے، اسی طرح ماں کے معاملے میں باپ کی نہ مانے۔ علمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ (سمندری گنبد، ص ۲۱)



## والدین اللہ پاک کی نافرمانی کا حکم دیں تو؟؟؟

معلوم ہوا! ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو ان کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں ان کی پیروی کریں گے تو گنہگار ہوں گے مثلاً ماں باپ جھوٹ بولنے کا حکم دیں یا نماز قضا کرنے کا کہیں تو ان کی یہ باتیں ہر گز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے، ہاں اگر مان لیں گے تو خدائے حنّان و مہّان کے ضرور نافرمان قرار پائیں گے۔ اسی طرح ماں باپ میں باہم طلاق ہو گئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ مانے، والد سے ملنا بھی ہو گا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہو گی کہ ان کی آپس میں اگرچہ جدائی ہو چکی مگر اولاد کا رشتہ جو کٹوں (پہلے کی طرح) باقی ہے، اولاد پر دونوں کے حقوق برقرار ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے پر احادیثِ مبارکہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنی آیات میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے، اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے اور ادب و احترام کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے لہذا والدین کو راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ان کی رضا میں اللہ پاک کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے جیسا کہ

رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: والدین کی رضا میں اللہ پاک کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۷۷، حدیث:

(۷۸۳۰)

حضرت سیدنا ابوامامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: هُمْ أَجْنَتُكَ وَكَأُزْكُ لِعَنِي وَهُ دُونُ تِيرِي جَنَّتْ وَ دُوزَخْ هِيں (یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق (حق دار) ہوں گے۔) (بہار شریعت، ۳/ ۵۵۳) (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۱۸۶/۴، حدیث: ۳۶۶۲)

## جنت ماں کے قدموں کے نیچے

حضرت سیدنا جابرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں راہِ خدا میں لڑنا چاہتا ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہاری ماں ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: فَالزَّمْمُهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا اس کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیونکہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ (نسائی، کتاب الجہاد، الرخصة فی التخلف لمن له والدة، ص ۵۰۴، حدیث: ۳۱۰۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کی دعائیں اولاد کے حق میں مقبول ہوتی ہیں، بس انہیں خوش رکھئے، خوب خدمت کر کے ان کی دعائیں لیجئے، ان کی خوشی ایمان کی سلامتی اور ان کی ناراضی ایمان کی بربادی کا باعث ہو سکتی ہے۔ ماں باپ کا فرمانبرداری ہمیشہ شاد و آباد رہتا ہے، دنیا میں جہاں کہیں رہے اپنے ماں باپ کی دعاؤں کا فیض اٹھاتا ہے۔

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ اپنے رسالے ”سمندری گنبد“ صفحہ نمبر 6 تا 7 پر ہے: خوب ہمدردی اور پیار و محبت سے ماں باپ کا دیدار کیجئے، ماں باپ کی طرف بِنظرِ رحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی

نظر کرے تو اللہ پاک اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے حج مبرور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اگرچہ دن میں سو (100) مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور سب سے زیادہ پاک ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان، ۱۸۶/۶، حدیث: ۷۸۵۶) یقیناً اللہ پاک ہر چیز پر قادر ہے، وہ جس قدر چاہے دے سکتا ہے، ہر گز عاجز و بے بس نہیں لہذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کی طرف روزانہ 100 تو کیا ایک ہزار بار بھی رحمت کی نظر کرے تو وہ اُسے ایک ہزار مقبول حج کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

## ماں باپ کا حق ادا نہیں ہو سکتا

یقین مانئے والدین کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور ان سے بَرِّی الدِّمَہ ہونا ممکن ہی نہیں چنانچہ ایک صحابی رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے بارگاہِ نبوی عَلَی صَاحِبِہَا الصَّلَاۃُ وَ السَّلَام میں عرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سوار کر کے چھ میل تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حقوق سے فارغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدِ اَرَضَیَ اللہ عَنْہُ وَالہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں درد کے جس قدر جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (مُعْجَم صَغِير، الجزء الاول، ص ۹۲، حدیث: ۲۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ ہمیشہ اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتے ہیں، اپنی لاڈلی اولاد کے لیے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں مگر بعض اوقات حالاتِ اجازت نہیں دیتے، کسی کا بوڑھا باپ آرام کرنے کے بجائے اب بھی مزدوری کر کے اپنے گھر کا گزر بسر چلا رہا ہوتا ہے، ماں بیچاری کئی بیمار یوں میں مبتلا ہونے کے باوجود، اپنی ادویات بھی پوری نہیں کر سکتی بلکہ آرام کو قربان کر کے رات

گئے تک کپڑے سلائی کر کے میرے باپ کا ہاتھ بٹاتی ہے کہ کسی طرح گھر کی دال روٹی پوری ہو جائے۔

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہم کس طرف چل پڑے ہیں، سوشل میڈیا کے غلط استعمال (Missuse) نے ہمیں اس قدر مفلوج کر کے رکھ دیا ہے کہ ہماری سوچ ہی بدل گئی، ہمارے دل سے ماں باپ کی قدر و منزلت ہی جاتی رہی، ارے ایسی دوستی، ایسی بیٹھک پر ٹٹف ہے جو ہمیں ماں باپ کے قدموں سے دُور کر کے معاشرے کی گندگیوں کے ڈھیر میں پھینک دے۔ آئیے! اب دل تھام کر ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کے انجام پر مشتمل چند سبق آموز واقعات سنئے، چنانچہ

## ماں کی نافرمانی کا وبال

حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایک آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یہاں ایک نوجوان کی موت کا وقت قریب ہے اسے کلمہ پڑھنے کا کہا گیا لیکن وہ نہیں پڑھ پارہا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: کیا وہ اپنی زندگی میں کلمہ نہیں پڑھتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں، ضرور پڑھتا تھا۔ ارشاد فرمایا: تو پھر کس چیز نے اسے وقتِ مرگ کلمہ پڑھنے سے روک دیا؟ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: نوجوان! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہو۔ اس نے عرض کی: میں یہ نہیں کہہ پارہا۔ ارشاد فرمایا: کیوں؟ عرض کی: میں ماں کا نافرمان رہا ہوں۔ آپ نے پوچھا: ماں زندہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ (چنانچہ اس کی والدہ کو بارگاہ نبوی میں حاضر کیا گیا) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: اگر ایک زبردست آگ جلائی جائے اور تم سے کہا جائے کہ اگر تم راضی نہ ہوئیں تو اس نوجوان کو آگ میں ڈال دیں گے تو تم کیا کرو گی؟ وہ عرض گزار ہوئی: پھر تو میں اسے معاف کر دوں گی۔

ارشاد فرمایا: پھر تم اللہ پاک اور ہمیں گواہ بنا کر کہو کہ تم اس سے راضی ہو۔ اس نے عرض کی: میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں۔ پھر سرکارِ نامدِ اَرْضِ اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس نوجوان سے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہو۔ اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کی حمد ان الفاظ کے ساتھ بیان کی: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَنَا مِنَ النَّارِ یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے میرے طفیل اسے جہنم سے بچا لیا۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۱۹۷/۶، حدیث: ۷۸۹۲) اللہ پاک ہمیں بھی مرتے وقت کلمہ طیبہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## بیوی کو خوش کرنے کیلئے ماں کو مارنے والے کا انجام

ایک نوجوان کے گردے فیل ہو گئے، اسپتال میں داخل کر دیا گیا، حالت نہایت خراب تھی، روح نکلنے کا عمل طاری ہوا، اُس کے منہ اور ناک سے دردناک آوازیں نکلتی تھیں، چہرہ نیلا ہو جاتا اور آنکھیں باہر اُبل پڑتی تھیں، اس کیفیت میں دودن گزر گئے۔ ان دردناک آوازوں نے خوفناک چیخوں کا روپ دھار لیا تھا، وارڈ کے مریض بھاگنے شروع ہو گئے، لہذا اُسے وارڈ سے دُور ایک کمرے میں منتقل کر دیا گیا، اُس کے باپ نے ڈاکٹر سے کہا: اسے زہر کا ٹیکا لگا دو تا کہ یہ مر جائے، ہم سے اس کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ جب پوچھا گیا کہ آخر اس کی یہ عجیب و غریب حالت کیوں ہے؟ باپ بیزاری کے ساتھ بول اُٹھا: یہ شخص اپنی بیوی کو خوش کرنے کیلئے ماں کو مارتا تھا اور میں اس کو روکا کرتا تھا، ایسا لگتا ہے اب اس کی سزا مل رہی ہے! آہ! 3 دن کے بعد اُس نے اسی حالت میں دم توڑ دیا۔

## یہ اسی کا بدلہ ہے

حضرت سیدنا ثابت بن ابی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے بد بخت! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی

جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔ (تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتے اور اُس سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ آہ! ماں باپ کی دل آزاری کس قدر رُسوائی اور دردناک عذاب کا باعث ہے۔ ماں باپ کا بہت خیال رکھنا چاہیے کہ ماں باپ جب آواز دیں بلا عذر جواب میں تاخیر نہ کیجئے۔ عموماً بعض لوگ اس میں لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور جواب میں تاخیر کو معاذ اللہ بُرا بھی نہیں سمجھتے۔ یاد رہے! ماں باپ، داد دادی وغیرہ کے صرف بلانے سے نماز توڑنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پکارنا کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انہیں معلوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۳۸ طحاوی) (بعد میں اس نماز نفل کو دوبارہ ادا کرنا واجب ہے) جو لوگ والدین کی پکار پر خواہ مخواہ بے توجہی کا مظاہرہ کر کے اُن کا دل دکھاتے ہیں وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ ماں آخر ماں ہوتی ہے، بسا اوقات غلط فہمی میں بھی اُس کے منہ سے بددعا نکل سکتی ہے اور اگر قبولیت کی گھڑی ہو تو اولاد آزمائش میں پڑ جاتی ہے، چنانچہ

سلطانِ دو جہان، سرورِ دیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بنی اسرائیل میں جُرْجُج نامی ایک شخص تھا، وہ نماز پڑھ رہا تھا، اُس کی ماں آئی اور اُسے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔ کہنے لگا: نماز پڑھوں یا اس کا جواب دوں۔ پھر اُس کی ماں آئی (اور جواب نہ پا کر اُس نے بددعا دی) ”اے اللہ پاک! اسے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ کسی فاحشہ (یعنی بدکار) عورت کا منہ نہ دیکھے۔“ جُرْجُج ایک دن عبادت خانے میں تھا، ایک عورت نے کہا: میں اسے بہکا دوں گی، لہذا وہ آکر جُرْجُج سے باتیں



کرنے لگی لیکن اُس (یعنی جُرُج) نے انکار کیا، آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا چنانچہ اس نے ایک بچہ جنا اور اُسے جُرُج سے منسوب کر ڈالا، لوگ جُرُج کے پاس آئے، اس کا عبادت خانہ توڑ کر اسے باہر نکال دیا اور اسے بُرا بھلا کہا۔ جُرُج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اس بچے کے پاس آیا اور کہا: بچے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: فلاں چرواہا۔ تو لوگوں نے جُرُج سے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنا دیں گے۔ اس نے کہا: نہیں ویسا ہی مٹی کا بنا دو۔ (بخاری، ۲/۱۳۹، حدیث: ۲۴۸۲)

## 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی درس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ماں کو ناخوش کرنے والا انسان دنیا کے اندر ہی آزمائشوں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے، لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم ماں باپ کی نافرمانی سے بچیں، ان کا دل و جان سے ادب، مجالس، ان کو راضی رکھنے کی بھرپور کوشش کریں اور یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام ”مدنی درس“ بھی ہے، جو علمِ دین سیکھنے سکھانے کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ ”مدنی دَرس“ سے مراد یہ ہے کہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتب و رسائل کے علاوہ آپ کی باقی تمام کُتب و رسائل بالخصوص ”فیضانِ سنت“ جلد اوّل اور ”فیضانِ سنت“ جلد دوم کے ان ابواب (1) ”غیبت کی تباہ کاریاں“ اور (2) ”نیکی کی دعوت“ سے مسجد، چوک، بازار، دُکان، دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرس دینے کو تنظیمی اصطلاح میں ”مدنی دَرس“ کہتے ہیں۔ ☆ مدنی درس بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اس کی برکت سے مسجد کی حاضری کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ☆ مدنی درس کی برکت سے

مسلمانوں سے ملاقات و سلام کی سنت عام ہوتی ہے۔ ☆ مدنی درس کی برکت سے امیر اہلسنت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب و رسائل سے علم دین سے مالا مال قیمتی مدنی پھول اُمتِ مسلمہ تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔ ☆ ”مدنی درس“، بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں بہت معاون و مددگار ہے۔ ☆ مسجد کے علاوہ چوک، بازار، دکان وغیرہ میں اگر ”مدنی درس“ ہو گا تو اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی تشہیر و نیک نامی ہوگی۔ آئیے! بطورِ ترغیب ”مدنی درس“ کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

## بُری صحبتوں سے نجات مل گئی

مرکز الاولیاء (لاہور، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے کردار میں بُری صحبتوں کی وجہ سے اس قدر بگاڑ پیدا ہو گیا تھا کہ انہیں چھوٹوں پر شفقت کا کوئی احساس تھا، نہ ہی بڑوں کے ادب و احترام کا کوئی خیال، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنا ان کا معمول بن چکا تھا حتیٰ کہ ان کی بُری عادتوں کی وجہ سے گھر والے بھی تنگ آچکے تھے۔ ایک دن ”درسِ فیضانِ سنت“ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد وہ درس میں پابندی سے شرکت کرنے لگے، یوں ”مدنی درس“ کی برکت سے انہوں نے اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور بُری صحبتوں سے پیچھا چھڑا کر عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً ہر باپ کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ ”میری اولاد میری فرمانبردار رہے، میرے ساتھ اچھا سلوک کرے، نیک، متقی و پرہیزگار بنے، معاشرے میں عزت دار اور پاکیزہ کردار والی ہو“ مگر اکثر نتیجہ اس کے اُلٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو باپ تربیت

اولاد کے بنیادی اسلامی اصولوں سے ہی ناواقف، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہو گا تو بھلا وہ کیونکر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر پائے گا؟ شاید اسی وجہ سے آج اولاد کی تربیت کا معیار یہ بن چکا ہے کہ بچہ اگر کام کاج نہ کرے، اسکول، کوچنگ سینٹر، ٹیوشن یا اکیڈمی سے چھٹی کر لے یا اس معاملے میں سُستی کا شکار ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس وجوتے پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں وہ ”اگر مگر“ اور ”چونکہ چنانچہ“ سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا ہے، کھری کھری سنائی جاتی ہے، گھنٹوں لیکچر دیئے جاتے ہیں، حتیٰ کہ مارپیٹ سے بھی گریز نہیں کیا جاتا، لیکن اگر وہی بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کر لے یا تاخیر سے جائے، پوری پوری رات آوارہ گردی کرے، موبائل اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے نامحرموں سے ناجائز تعلقات قائم کرے، موبائل یا نیٹ کا غلط استعمال کرے، عشق مجازی کی آفت میں گرفتار ہو جائے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نئے نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروا نہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، رشوتوں کا لین دین کرے، ناجائز فیشن اپنائے، بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فضول کاموں میں پیسہ برباد کرے، الغرض طرح طرح کی بُرائیوں میں مُبتلا ہو جائے مگر ان مُعاملات میں اس سے پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے باپ کی پیشانی پر بل تک نہیں آتا، یہ نظارے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں کہ کوئی اصلاح کرے بھی تو باپ کہتا ہے ”ابھی تو یہ بچہ ہے“، ”نادان ہے“، ”آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا“، ”بچوں پر اتنی بھی سختی نہیں کرنی چاہئے“ وغیرہ۔ اسلامی تربیت سے محروم، حد سے زیادہ لاڈ پیار اور ڈھیل دینے کے سبب وہی بچہ جب باپ، خاندان اور معاشرے کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا پیسے نہ دینے پر باپ کو آنکھیں دکھاتا، جھاڑ تیا باپ پر ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اس وقت باپ کو خیر خواہوں کی نصیحتیں یاد آنے لگتی ہیں، اب باپ اس کی اصلاح کے لئے

کڑھتا، دعائیں کرتا اور کرواتا ہے مگر اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس وقت پانی سر سے بہت اُونچا ہو چکا ہوتا ہے اور سوائے کچھتانی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ گویا کہ والدین کی تھوڑی سی لاپرواہی کی وجہ سے ایک قیمتی موتی ضائع ہو چکا ہوتا ہے۔

اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب باپ کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آئیے! اس بارے میں 2 سبق آموز حکایات سنئے اور اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیت کرنے کی نیت کیجئے، چنانچہ

### اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنے کا نقصان

ایک شخص نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے میرے بچپن میں (اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت نہ کر کے) مجھے ضائع کیا لہذا اب میں آپ کے بڑھاپے میں آپ کو ضائع کروں گا۔ (فیض القدیر، ۲۹۲/۱، تحت الحديث: ۳۱۱) اگرچہ اس شخص کا اپنے باپ کو اس طرح کہنا ہرگز درست نہیں تھا مگر اس میں والد کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

### بے اولاد کو جب اولاد ملی!

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتاب ”نیکی کی دعوت“ میں تحریر فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکہ مکرمہ حاضر ہو اور مسجد الحرام شریف کے اندر مقام ابراہیم کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَاءَ اللہ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ کریم نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے ناز سے اُس کی پرورش کی، اکلوتے بچے کو ضرورت سے زیادہ پیار ملا اور دُرست تربیت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اُڑاؤ خرچ (فضول خرچ) ہو گیا۔ باپ کو بہت دیر

میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اس سے وہ اپنے باپ کا مخالف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکہ مکرمہ حاضر ہو کر مقام ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تا کہ باپ کی موت کی صورت میں اسے ترکے (یعنی ورثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔ (نیک کی دعوت، ص ۵۷)

## ”المَدینہ لا بھریری“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اولاد کی درست اسلامی تربیت سے غفلت برتنا باپ کو افسوس اور شرمندگی کی دلدل میں دھکیل سکتا ہے۔ لہذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، تربیتِ اولاد کے اصول سیکھنے چاہئیں، اولاد کے معاملے میں شرعی احکام کو نظر انداز مت کیجئے، اپنی اولاد کو اللہ پاک کا فرمانبردار بندہ اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا پکا غلام بنائیے، اپنے کردار کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔ یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر سنّتوں کی خدمت میں مصروف ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 105 شعبہ جات میں دینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ بنام ”مجلس المدینہ لا بھریری“ بھی ہے اس مجلس کے تحت مدنی مراکز فیضانِ مدینہ (عبین مسجد کے علاوہ کسی اور مقام) میں ”المَدینہ لا بھریری“ کے نام سے ایک اسلامی کتب خانہ قائم کیا جاتا ہے جس میں مخصوص اوقات میں مطالعہ کرنے کے لئے خوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات، مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز (Computers) وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔

”المَدینہ لا بھریری“ میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَہ کے تحریر کردہ مختلف مَوْضُوعَات پر مُشْتَمِل کُتُب و رَسَائِل رکھے جاتے ہیں۔ اللہ کریم ”مجلس المدینہ لا بھریری“ کو مزید

تر قیاں عطا فرمائے۔ اِمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے

”163 مدنی پھول“ سے زلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆ نبی کریم صَلَّی اللہُ

عَلِیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارک تک تو ☆ کبھی کان مبارک کی لَو تِک

اور ☆ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔ (الشمائل

المحمدیہ، ص ۳۵، ۳۴، ۱۸)۔ ☆ صَدْرُ الشَّرِیْعہ، بَدْرُ الطَّرِیْقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے

لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندھتے ہیں یا

جوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹھے کر کے گڈی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلاف شرع

ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۵۸۷) ☆ چھوٹی بچیوں کے بال بھی مردانہ طرز پر نہ کٹوائیے، بچپن ہی سے ان کو لمبے

بال رکھنے کا ذہن دیجئے۔ ☆ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ (بہارِ شریعت،

۳/۵۸۷)

﴿اعلان﴾

زُلفوں اور سر کے بالوں کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہذا ان کو

جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

### ﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ  
الْحَبِيْبِ الْعَلِيِّ الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔<sup>(1)</sup>

### ﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>(2)</sup>

### ﴿3﴾ رَحمت کے ستر دروازے

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۵۱ ملخصاً

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔<sup>(1)</sup>

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً اَكْبَرُ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت اَحْمَد صاوِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَعْض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔<sup>(2)</sup>

﴿5﴾ قَرَبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُوْر اَنُوْر صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ کے

درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمْ کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مَرْتَبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو

سرکار صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔<sup>(3)</sup>

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿6﴾ دُرود شَفَاعَت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْبَقْعَدَ الْبَقْرَبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

1... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ۱۳۹

3... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شافعِ اُمّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔<sup>(1)</sup>

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنْكَ مُحَبَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔<sup>(2)</sup>

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کر لی۔<sup>(3)</sup>

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خدا اے علیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 27 دسمبر 2019ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعایاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکرِ مدینہ: 5 منٹ، کل

دورانیہ 15 منٹ

1... الترغی

2... مجمع الرواۃ، حساب الدعیۃ، باب فی حیثیۃ الصلاۃ... الح، ۱۰/۱۱، حدیث: ۱۵۱۷

3... تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

27 دسمبر کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرون ملک کیلئے

## زلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی سنتیں اور آداب

☆ آج کل قینچی یا مشین کے ذریعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنت نہیں۔ ☆ وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس کے آس پاس کے بال مُونڈنا یا اُکھیڑنا بدعت ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، ۳۵۸/۵) ☆ داڑھی یا سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضر یعنی نقصان دہ ہے۔ ☆ مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خط کے کنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں میں ظاہر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشش کر کے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نظر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگا لینی چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ☆ آئینہ دیکھتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق ”درد سر کی

دعا“ یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

27 دسمبر کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان میسر وین ملک کیلئے

ترجمہ: یا اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت (اخلاق) بھی اچھی کر دے۔

(مسند امام احمد، مسند السيدة عائشة، ۳۳۹/۹، حدیث: ۲۳۴۳۶) (خریذہ دعا، ص ۶۸)

## ☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، الحدیث: ۵۸۹۷)

آئیے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رِضائے الہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکائیں پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً اُٹلاں اُٹلاں یا اتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اَلْاِثْرَانِث) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

## ☆ اجتماعِ منکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

### یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچویں نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ، سورہ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر ان شاء اللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنتِ قبلہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اذانیں ادا کی؟ (20) تہیۃ الوضو اور تہیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنز الایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ با وضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعائیں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور بار لکھ کر گفتگو کی؟ (47) ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟ (48) مذاقِ مسخری، طنز، دل آزاری، تہقیر لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ (50) سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

### فصلِ مدینہ کا کردگی

﴿لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ﴾ ﴿اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ﴾ ﴿گاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ﴾ ﴿فلِ مدینہ ٹیک کا استعمال 12 منٹ

### ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟ (52) بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟ (53) مریض کی عیادت کی؟ (54) مدنی دورے میں شرکت کی؟ (55) جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (56) مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟ (57) مکتوب روانہ کیا؟ (58) پیر شریف کاروزہ رکھا؟



### دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد